پیغامِ حج

۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَ اٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَ یُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ."(۱)

ایک بار پھر دعوتِ الٰہی پر لبیک کہنے والے اپنے محبوب کے گھر پہنچے ہیں۔ حج کا موقع آچکا ہے، شوق اور محبت کا دروازہ اہلِ معرفت و معنویت کے لئے کھول دیا گیا ہے اور اب تمام دلوں کا قبلہ خدا کا گھر آپ کے سامنے ہے۔ عرفات و مشعر ذکر و معرفت کے اُبلتے ہوئے چشمے سے لبریز ہیں، منیٰ و صفا ہمیں قربِ خداوندی میں کوشش اور استقامت سکھاتے ہیں، اب رمی (یعنی شیطان پر کنکریاں) برسانے ہے اور اس عظیم نعمتِ الٰہی توحید و وحدت کے آبشار سے خودسازی کا وقت آچکا ہے۔ وہ لبیک جو احرام باندھتے وقت اپنی زبان پر جاری کی ہے، اسے اپنے آپ میں راسخ کریں، اور دعوتِ خدا پر شروع ہونے والے اس سفر سے انتہائی دقیق فکر اور حج کے اصلی ہدف کو ذہن میں رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

فریضۂ حج جب مکمل معرفت اور اس فریضے کے اہداف سے آگاہی کے ساتھ ادا کیا

جاتا ہے' تو حج ادا کرنے والا انسان امتِ اسلامی کے لئے فیض بخش ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حج' حاجی کو پاکیزگی ومعنویت اور امتِ اسلامی کو اتحاد وعزت اور اقتدار کی طرف دعوت دیتا ہے۔

حاجیوں کے لئے پہلا مرحلہ خودسازی ہے' احرام وطواف ونماز' مشعر وعرفات ومنیٰ اور رمی وحلق' سب کے خشوع وخضوع کا مظہر اور خداوندِ تعالیٰ کے سامنے فروتنی کا جلوہ۔ مناسکِ حج جو نہایت ہی پُر معنی ہیں' انھیں غفلت کے ساتھ نہیں انجام دینا چاہئے۔ دیارِ حج کے مسافر اپنے آپ کو ان تمام مراحل میں محضرِ خدا میں محسوس کریں اور بغض وحسد وکینے اور شہوت کو اپنے آپ سے دور رکھیں۔ خداوندِ متعال کا اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں اور ہدایت پر شکر ادا کریں اور اپنے دل کو خدا کی راہ میں مجاہدت کے لئے آمادہ کریں۔ مؤمنوں سے مہربانی اور دشمنانِ حق سے نفرت کو اپنے دل میں اجاگر کریں' اپنے عزم وارادے کو اپنی معنوی ودنیوی اصلاح کے لئے محکم کریں اور دنیا وآخرت کی آبادی کے لئے خداوندِ کریم سے عہد کریں۔

حج ایک اجتماعی عمل ہے' حج کے لئے دعوتِ الٰہی اس لئے ہے کہ تمام مومنین ایک دوسرے سے ملیں اور وحدت (جو دراصل مسلمانوں کی طاقت ہے' اس) کے ذریعے مسلمانوں کو یکجا اور ایک پہاڑ کی صورت محکم کریں۔ حج خدا کے تقرب کے حصول کی اجتماعی حرکت اور شیاطینِ جن وانس سے اجتماعی برائت کا مظہر ہے' امتِ اسلامی کے اتحاد ویکجہتی کی تکرار ہے' اور آج کی مانند کسی دور میں بھی امتِ اسلامی کو اس حد تک آپس میں اتحاد وبرادری اور مشرکین ومستکبرین سے علانیہ برائت کی ضرورت نہ تھی۔

آج عالمِ اسلام علمی' اقتصادی' تبلیغاتی اور فوجی محاصرے میں ہے۔ مستکبرین کا بیت المقدس اور فلسطین پر قبضہ آج عراق اور افغانستان تک پہنچ گیا ہے۔ صیہونزم' استکبار اور نفرت انگیز امریکہ آج سب کے لئے' چاہے مشرقِ وسطیٰ ہو یا شمالی افریقہ یا پوری دنیائے اسلام' سب کے لئے ایک سازشی جال کے ساتھ خطرہ ہے اور وہ نئی بیداری جو آج امتِ اسلامی میں پیدا ہوئی ہے اسے وہ اپنی دشمنی اور انتقام کا ہدف قرار دے رہا ہے۔

آج امریکہ اور مستکبر یورپ ایک ساتھ مل کر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خاص طور پر اسلامی دنیا کی بیداری، جہاں تیل کے اہم ذخائر موجود ہیں، کو اگر ہم اپنے اقتصادی وسیاسی حربوں اور پروپیگنڈہ مشینری یا فوجی طاقت کے ذریعے ختم نہ کرسکے، تو دنیا بھر پر ہماری حاکمیت کا خواب مٹی میں مل جائے گا۔ اور اب مغربی سرمایہ دار اور صہیونی، جو اس تمام کھیل میں مستکبر حکومتوں کے پس پردہ ہیں، دنیا کے سامنے آنے کے ساتھ ساتھ نابود ہو جائیں گے۔ استکبار اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا چکا ہے، کہیں سیاسی دباؤ کہیں اقتصادی محاصرہ یا دھمکی اور کہیں یعنی عراق، افغانستان اور اس سے پہلے فلسطین و بیت المقدس میں بموں، میزائلوں، ٹینکوں کے ساتھ ایک سرنوشت ساز جنگ کے لئے واردِ میدانِ جنگ ہو چکا ہے۔

اس آدم خور گیدڑ کا اہم ترین ہتھیار نفاق اور فریب ہے، جس کی نقاب اس نے اپنے چہرے پر چڑھائی ہوئی ہے۔ وہ اپنے دہشت گرد گروہوں کو بے گناہوں کی جان لینے کے لئے راونہ کرتا ہے، اور پھر دہشت گردی سے مقابلے کا نعرہ لگاتا ہے۔ دہشت گرد حکومت اور وہ جلاد جس نے فلسطین کو غصب کیا ہوا ہے، اس کی علانیہ مدد و حمایت کرتا ہے، اور وہ فلسطینی جو اپنی جان کے دفاع میں استقامت دکھاتے ہیں ان کو دہشت گرد کہتا ہے۔

وسیع پیمانے پر قتل وغارت کرنے والے ایٹمی، کیمیائی اور جراثیمی ہتھیار بناتا ہے، انھیں استعمال کرتا، اور خود ہی انھیں پھیلاتا ہے، پھر نہایت ہی دل ہلا دینے والے حادثات وجود میں لاتا ہے، جیسے ہیروشیما میں ایٹم بم اور ایران عراق جنگ کے دوران حلبچہ میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال، اس کے باوجود دنیا سے ایٹمی ہتھیاروں کو ختم کرنے کا نعرہ لگاتا ہے۔ ان تمام معاملات میں یہ خود ایک منحوس مافیا کی شکل میں پسِ پردہ موجود ہے۔ اور دنیا کو دکھانے کے لئے ایٹمی اور اس جیسے مہلک ہتھیاروں سے مقابلے کا جھوٹا نعرہ لگاتا ہے۔ وہ دنیا میں فروغِ علم کا نمائشی نعرہ بلند کرتا ہے، جبکہ اسلامی ممالک کی علمی ترقی اور پیشرفت کی ڈٹ کر مخالفت کرتا اور انھیں حصولِ علم سے باز رکھنے کی کوششیں کرتا ہے۔ کسی اسلامی ملک کے امن پسند مقاصد کی خاطر

ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول کو گناہِ کبیرہ سمجھتا ہے۔ آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کی بات بھی کرتا ہے' اور ساتھ ہی مسلمان لڑکیوں سے ان کے حصولِ علم کے حق کو' صرف اس جرم میں کہ وہ حجاب کرتی ہیں' چھین لیتا ہے۔ آزادیٔ بیان پر عقیدے کا دعویٰ کرتا ہے' اور جب صیہونی عقیدے کو فاش کرنے کی بات ہو' تو اسے جرم شمار کرتا ہے۔ اور بہت سے فکری اور علمی اسلامی آثار حتیٰ تہران میں امریکی سفارت خانے سے حاصل ہونے والی معلومات کو امریکہ اپنے یہاں اور اپنے ہم خیال ممالک میں نشر کرنے کی اجازت تک نہیں دیتا۔ حقوقِ بشر کے بارے میں اتنی باتیں کرتا ہے کہ انسان کے کان پک جائیں' لیکن پھر بھی گوانٹانا مو اور ابوغریب جیسی جگہوں پر مظالم کی انتہا کرتا ہے' یا اسی طرح اور واقعات دیکھنے کے باوجود خاموشی اختیار کیے رہتا ہے۔ وہ تمام مذاہب کی برابری کے ساتھ احترام کی بات کرتا ہے' لیکن مرتد اور واجب القتل سلمان رشدی کی' جو برطانیہ کے ریڈیو سے اپنی کفر آمیز باتوں کے ذریعے مقدساتِ اسلامی کو پامال کرتا ہے' حمایت کرتا ہے۔ آج دشمن (امریکہ' انگلستان اور اسرائیل) کے حکمرانوں کی حماقتوں کی وجہ سے ان کا نفاق آمیز اور نفرت انگیز چہرہ خود ان کے اپنے ہاتھوں پوری دنیا کی ملتوں اور مسلمان جوانوں کو بیدار کر چکا ہے۔ آج اگر ہر اسلامی ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ہوں' تو ملتیں' دشمن (امریکہ' انگلستان اور اسرائیل) کی مرضی کے خلاف اپنی رائے دیں گی۔

اب عراق کے انتخابات ہمارے سامنے ہیں' ملتِ عراق اور اس کے سچے اور وفادار قائدین کا اصل ہدف غاصب دشمنوں کی خواہشات کے برخلاف ہے۔ ملتِ عراق اور اس کے رہنما انتخابات کے ذریعے ایک عوامی اور عوامی ارادوں پر مشتمل متحد اور آزاد حکومت کا قیام چاہتے ہیں۔ ان کی نظر میں انتخابات کا نتیجہ امریکہ اور انگلستان کے فوجی اور سیاسی تسلط کا اختتام ہے' اور اس کے نتیجے میں صہیونیوں کا فتنہ انگیز وجود' جسے امریکی اسلحہ کے سائے میں انھوں نے نہرِ فرات کے کنارے تک پہنچایا اور ان کا کبھی نہ پورا ہونے والا خواب (نیل تا فرات)' مٹی میں مل جائے گا اور تمام فرقہ وارنہ اور قومی مفاسد جو اکثر انہی دشمنوں کے پیدا کیے ہوئے ہیں

اخوت اور برادری میں بدل جائیں گے۔

لیکن غاصب دشمنوں کی خام خیالی میں انتخابات کا ہدف کچھ اور ہے' وہ چاہتے ہیں کہ عوامی انتخابات کے نام پر اپنے پُرانے زرخرید غلاموں کو' جو بعث پارٹی سے بھی وابستہ رہ چکے ہیں' عوام پر حاکم بنادیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مسلحانہ وجود کے اعتراض آمیز بار کو اپنے کاندھوں سے اتار دیں اور اپنے پرانے' وفادار اور خریدے ہوئے غلاموں کے ذریعے عراق کا تیل اور صہیونیوں کے خواب کی تعبیر حاصل کریں' تاکہ استعمار کی ایک مکمل نئی شکل کو عراق میں وجود بخشیں۔ استعمار کی اس نئی سازش میں ان کے خریدے ہوئے غلام براہِ راست ان کی طرف سے برسرِ اقتدار نہیں آئیں گے' بلکہ انتخابات میں دھاندلی اور لوگوں کو جھوٹے نعروں سے فریب دے کر ایسے لوگوں کو منتخب کرالیں گے۔

عراقی انتخابات کے لئے دو بہت بڑے خطرے وجود رکھتے ہیں' ایک دھاندلی اور ووٹوں کا اِدھر سے اُدھر کرنا' جس میں امریکی مہارت رکھتے ہیں۔ اگر عراق کے سیاسی بصیرت رکھنے والے اور پڑھے لکھے جوان اپنی دن رات کی محنت سے دھاندلی کو روکنے میں کامیاب ہو گئے' تو وہ ایک عوامی' آزاد اور عوام کی من پسند حکومت کو برسرِ اقتدار لا سکتے ہیں۔

دوسرا خطرہ' فوجی بغاوت اور ایک ڈکٹیٹر کو عراقی عوام پر مسلط کرنا ہے۔ اس خطرے سے بھی ہوشمندی' موقع شناسی اور شجاع و مومن عراقیوں اور ان کے حقیقی اور بزرگوار قائدین کے ذریعے نمٹا جا سکتا ہے۔ ان حساس اور نازک لحات میں' جوان کے آئندہ آنے والے دسیوں سالوں کی تاریخ رقم کریں گے' ان پر لازم ہے کہ اپنے ایمان' شجاعت اور وحدت سے بھرپور استفادہ کریں' آنے والے انتخابات کو صحیح وسالم بنا کر ان کے نتائج کی حفاظت کریں' شیعہ وسنی یا عرب وکُرد یا دیگر تفرقہ انگیزیاں صرف اور صرف دشمن کی طرف سے پیدا کی ہوئی ہیں' جیسا کہ امن وامان کا فقدان کسی ڈکٹیٹر کے برسرِ اقتدار ہونے کی علامت ہے' اور دشمن کی طرف سے اس صورتِ حال پر اطمینان سامنے آیا ہے۔ وہ لوگ جو اپنی ظالمانہ کارروائیوں سے عراقی

شہریوں اور وہاں کی علمی و سیاسی شخصیات کو نشانہ بناتے ہیں، ہرگز ان مجاہدوں میں سے نہیں جو استقلال اور اسلامی عزت کی راہ میں غاصب دشمنوں سے برسرِ پیکار ہیں۔

میرے حج گزار بھائیو اور بہنو، مسلمان ملتو اور اسلامی حکومتو! آج اسلامی دنیا کو ہمیشہ سے زیادہ اتحاد، ہمدلی اور قرآن سے تمسک کی ضرورت ہے۔ ایک طرف آج عالمِ اسلام کی وسعت، عزت واقتدار پہلے سے کہیں زیادہ آشکارا ہو چکی ہے، امتِ اسلامی کی عظمت ایک بار پھر سامنے آئی ہے اور اس کے جوانوں میں بیداری کی لہر پائی جاتی ہے۔ آج مستکبروں کے منافقانہ نعرے اپنا رنگ کھو چکے ہیں اور ان کی بدنیتی امتِ اسلامی پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے۔ دوسری طرف جہاں خوروں کے پوری دنیا پر تسلط کا خواب وحدتِ اسلامی اور اسلامی بیداری کی وجہ سے خطرے میں پڑ چکا ہے۔ وہ اسے اپنے وحشت ناک سیلاب کے سامنے ایک انتہائی مضبوط رکاوٹ تصور کرتے ہیں اور مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح اس رکاوٹ کی بنیادوں کو کمزور کر سکیں۔

آج ہر جگہ، ہر صورت میں تمام فتنوں کے مقابلے میں عملی اخوت و برادری کے قیام کا دن ہے، آج کا دن امام مہدی (عج) کی حکومت کے لئے راہ ہموار کرنے کا دن ہے، آج کا دن خدا کی دعوت پر لبیک کہنے کا دن ہے، آج ان آیات کی ایک بار پھر دلوں پر تلاوت ہونی چاہئے: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ." (۲) "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا." (۳) اور "اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ." (۴) چاہے نجف و موصل اور فلوجہ میں بمباری ہو رہی ہو، یا بحرِ ہند میں زلزلہ ہو کہ جس سے ہزاروں گھر تباہ ہو گئے، یا عراق وافغانستان پر غاصبوں کا حملہ، یا خون میں ڈوبے ہوئے فلسطین کی حالت، ہمیں خدا کی طرف سے اپنے کاندھوں پر ذمے داری کا احساس کرنا چاہئے۔ ہم مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں، ہم مسیحیت یا دوسرے ادیان اور اقوام کے خلاف نہیں، بلکہ جنگ طلب غاصب کے ساتھ مقابلے اور اخلاق و معنویت، احیائے عقلانیت و عدالتِ اسلامی اور علمی و اقتصادی ترقی اور اسلامی عزت کی بازیابی کے داعی ہیں۔ ہم دنیا والوں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جب بیت

المقدس خلفائے راشدین کے زمانے میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا' تو اس وقت بھی وہاں مسیحی اور یہودی مکمل امن وسکون کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے' لیکن آج بیت المقدس اور دوسرے اسلامی مراکز صہیونیوں یا صلیبی صہیونیوں کے قبضے میں ہیں اور کس طرح بے دردی اور بے رحمی سے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔

حج گزار عزیزوں کو خشوع وذکر اور تدبر کے ساتھ تلاوتِ قرآن' نمازِ جماعت میں شرکت' حاجیوں کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آنے اور اپنے اس قیمتی وقت کو فضول اور بیہودہ کاموں میں ضائع نہ کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور خداوندِ متعال سے آپ کی کامیابی وعافیت اور عبادت کی قبولیت کے لئے دعا گو ہوں اور سب کو حضرت ولی عصر بقیۃ اللہ (اروحنا فداہ) اور ان کی عالمی حکومت کے قیام کے لئے دعا کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔

علی الحسینی الخامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۲۵ھ

حواشی:

(۱) قوم والو اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ تا کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دیدے۔ (سورۂ احقاف۔ آیت ۳۱)

(۲) مومنین آپس میں بالکل بھائی بھائی ہیں۔ (سورۂ حجرات۔ آیت ۱۰)

(۳) اور خبردار جو اسلام کی پیشکش کرے اس سے یہ نہ کہنا کہ تو مومن نہیں ہے۔ (سورۂ نسا۔ آیت ۹۴)

(۴) وہ کفار کے لئے سخت ترین اور آپس میں انتہائی رحمدل ہیں۔ (سورۂ فتح۔ آیت ۲۹)